موجودہ حالات، ہماری ذمہ داریاں اور لائحہ عمل

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۱۸ جنوری ۲۰۱۰ء کو جامعہ فاروقیہ کراچی میں منعقد ہونے والے مجلس عاملہ اور ممتاز اہم علمی شخصیات کے اجلاس میں افتتاحیہ کے طور پر حضرت ناظم اعلیٰ وفاق المدارس نے جو گذارشات پیش کیں وہ نذر قارئین ہیں۔

قابل صد احترام حضرات علمائے کرام ارباب مدارسِ دینیہ اور معزز اراکین مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

سب سے پہلے آپ حضرات کو اس اہم ترین اجلاس میں مختصر اطلاع پر اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزا کم اللہ تعالیٰ أحسن الجزاء۔

ملک کی عمومی صورت حال دن بدن سنگین تر اور پیچیدہ تر ہوتی جارہی ہے۔ جہاں ایک طرف ملک کے اسلامی نظریاتی تشخص اور حیثیت کو مجروح کرنے کی سازشیں مسلسل جاری ہیں وہاں ملک کی سالمیت، قومی خودمختاری اور ایٹمی صلاحیت کے لئے بھی خطرات کا دائرہ دن بدن پھیلتا جارہا ہے اور اسی پس منظر میں ملک کے ریاستی نظام تعلیم کو اسلامی مواد اور دینی اثرات سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کے آزادانہ دینی تعلیمی نظام کو غیر موثر بنانے کے لئے ہر سطح پر منصوبہ ساز ادارے متحرک نظر آرہے ہیں۔

دینی مدارس کا تعلیمی امتیاز وتشخص اور ان کی آزادانہ حیثیت ملکی اور بین الاقوامی سیکولر حلقوں کو ہمیشہ سے کھٹکتی آرہی ہے اور ان حلقوں کی ایک عرصہ سے یہ کوشش ہے کہ قومی دھارے میں لانے کے خوشنما عنوان اور جدید تعلیم کے امتزاج کے بظاہر دلفریب نعرے کے ساتھ دینی مدارس کے اس آزادانہ نظام کو کسی نہ کسی طرح سرکاری کنٹرول یا کم از کم مداخلت کے دائرے میں لایا جائے تاکہ دینی مدارس کے آزادانہ اور امتیازی تعلیمی نظام ونصاب کی وجہ سے مسلم معاشرہ میں اسلامی احکام وقوانین کے ساتھ عام مسلمانوں کی بے لچک وابستگی اور قرآن وسنت کے علوم سے استفادہ کا جو ماحول قائم ہے اسے خدانخواستہ ختم کیا جاسکے اور عام مسلمانوں کی دینی وابستگی اور قرآن وسنت کے ساتھ جذباتی تعلق کو کمزور کرکے انہیں مغربی تہذیب وثقافت اور فلسفہ ونظام کو قبول کرنے کے لئے آمادہ کیا جاسکے۔

سیکولر حلقے خواہ وہ بین الاقوامی ہوں یا مقامی سب یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک عام مسلمانوں کو دینی تعلیم کا ماحول میسر ہے، مدرسہ و مسجد کا ماحول قائم ہے اور ان کے ذاتی، خاندانی اور معاشرتی مسائل میں دینی راہ نمائی کا نظام موجود ہے، اس وقت تک مسلم معاشرہ میں مغرب کے فلسفہ و ثقافت کو پذیرائی نہیں مل سکتی اس لئے دینی مدارس کے اس آزادانہ سسٹم کو توڑنے یا کم از کم غیر موثر بنانے کی ہر سطح پر سر توڑ کوششیں جاری ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان دراصل اہل السنّت والجماعت حنفی دیوبندی مسلک کے دینی مدارس کے درمیان رابطہ و تعاون کے فروغ، تعلیمی نظام و نصاب میں یکسانیت پیدا کرنے، تعلیمی معیار کو بہتر کرنے اور امتحانات کے نظام کو معیاری بنانے کے لئے قائم ہوا تھا اور بحمد اللہ تعالیٰ ان اہداف کی طرف کامیابی کے ساتھ پیش قدمی کر رہا ہے لیکن ظاہر ہے کہ وہ اپنے اہداف و مقاصد کے حوالے سے دینی مدارس کے تحفظ، ان کے تشخص اور خود مختاری کو در پیش خطرات کے سدباب کی ذمہ داری سے غافل نہیں رہ سکتا اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی ثقافت و عقیدہ کے تحفظ اور مسلمانوں کو عمومی تناظر میں درپیش ملی اور قومی خدشات و مسائل سے بھی وہ لاتعلق نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اپنے دائرہ کار کو قائم رکھتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اپنے پلیٹ فارم پر بھی اور دوسرے مسالک کے مدارس کے وفاقوں کے ساتھ مل کر بھی ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ:

1- دینی مدارس کا آزادانہ تعلیمی نظام اور ان کا جداگانہ تعلیمی تشخص اپنی پوری روایات کے ساتھ قائم رہے اور اسے مجروح و متاثر کرنے کی کوئی سازش کامیاب نہ ہونے پائے۔

2- دینی مدارس کا تعلیمی معیار زیادہ سے زیادہ بہتر ہو اور وہ قوم کی زیادہ بہتر طریقہ سے خدمت کر سکیں۔

3- زمانے کے بدلتے ہوئے حالات اور تقاضوں کے پیش نظر مدارس کے نظام و نصاب میں جو تبدیلی، تغیر اور ترمیم ان کے اہداف و مقاصد کی طرف پیش رفت میں معاون ہو اسے قبول کرنے سے گریز نہ کیا جائے اور اصلاح و ترمیم کی جو تجویز یا پروگرام ان کے دائرہ کار اور تعلیمی اہداف سے متصادم ہو اس کی پوری قوت کے ساتھ مزاحمت کی جائے۔

4- عام مسلمانوں کے عقیدہ و اخلاق، عبادات و معاملات اور ذاتی و خاندانی مسائل میں انہیں دینی راہ نمائی مسلسل ملتی رہے اور دینی، اخلاقی اور تہذیبی فتنوں کے مقابلے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔ یہ جدوجہد آج کی نہیں ہے بلکہ قیام پاکستان سے قبل بھی ہوتی رہی ہے اور وطن عزیز کے قیام کے بعد بھی مسلسل جاری ہے۔ اسی پس منظر میں آج کے حالات کی سنگینی کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنی صف بندی کا از سر نو جائزہ لینا ہے اور اپنی فکری، علمی اور تعلیمی جدوجہد کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کیلئے پورے حوصلہ و تدبر اور حکمت و دانش کے ساتھ اپنی ترجیحات طے کرنی ہیں۔

میری رائے یہ ہے کہ جہاں تک ملک کی عمومی صورت حال کا تعلق ہے اور قومی خود مختاری کی بحالی اور پاکستان کے اسلامی دستوری تشخص کے تحفظ کا مسئلہ ہے اس پر عوامی جدوجہد، سیاسی و دینی جماعتوں کے دائرہ کار میں شامل ہے اور

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے لئے اس میں کوئی تحریکی کردار ادا کرنا اس کی ذمہ داریوں سے مناسبت نہیں رکھتا لیکن علمی وفکری راہ نمائی اور دین وقوم کے مفاد میں حق بات کی موثر حمایت ضرور ہونی چاہئے اور اس مقصد کے لئے مجلس عاملہ کی قرارداد اور وفاق کے قائدین واکابرین کے بیانات اور مضامین ایک بہتر ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ البتہ ملک کے عصری، سرکاری و پرائیویٹ نظام تعلیم کی اصلاح، دینی مدارس کے آزادانہ کردار کا تحفظ اور مغربی ثقافت کی ہمہ جہت یلغار کا مقابلہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اہداف ومقاصد کا حصہ ہیں اور ان کے لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے فورم پر عوامی جدوجہد کی نہ صرف یہ کہ ضرورت موجود ہے اور بڑھتی جارہی ہے بلکہ یہ ہمارے دینی فرائض کا بھی حصہ ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو:

1- عصری تعلیمی نظام کو سیکولرائز کرنے کے اقدامات کی مزاحمت۔

2- مغربی تہذیب وثقافت کی مسلسل یلغار کے مقابلہ اور۔

3- دینی مدارس کے نظام ونصاب کے تحفظ اور ان کے آزادانہ کردار کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے عنوان پر ایک منظم اور مربوط عوامی جدوجہد کا پروگرام طے کرنا چاہئے۔

اس کے لئے:

1- علمائے کرام اور ارباب مدارس کے علاقائی کنونشنوں کا انعقاد۔

2- درس وخطبات اور بیانات ومضامین میں ان اہداف ومقاصد کی ترجیحی شمولیت۔

3- اس کے لئے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور کارکنوں کے وسیع تر اتحاد کا اہتمام اور۔

4- دیگر موثر طبقات مثلاً وکلاء، تاجروں، اساتذہ کی تنظیموں، طلبہ کی جماعتوں، ذرائع ابلاغ کے سب شعبوں اور دینی وسیاسی جماعتوں کی راہ نمائی کے ساتھ رابطہ ومفاہمت کے فروغ جیسے اقدامات کئے جاسکتے ہیں اور اس کے لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کو ٹھوس منصوبہ بندی اور اقدامات کرنے چاہئیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دینی مدارس کے منتظمین اپنے دائرہ کار اور دائرہ اثر میں وسعت پیدا کرنے کے لئے اپنے حالات وظروف کے مطابق موثر اقدامات کریں جس کے لئے سرکاری ملازمین اور تاجروغیرہ کے لئے فہم دین کے مختصر کورسز، اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کو تعلیمی راہ نمائی فراہم کرنا، عام لوگوں کے لئے عربی گرامر اور ترجمہ قرآن کریم کی کلاسیں، مختلف طبقات کے لئے پیشہ وارانہ راہ نمائی کی غرض سے ریفریشر کورسز کا انتظام اور دیگر اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

آپ حضرات جن حالات میں اور جس جذبہ کے ساتھ یہاں جمع ہیں اس کی روشنی میں مجھے امید ہے کہ آپ قوم وملک کو درپیش سنگین چیلنجز میں قوم کی صحیح سمت راہ نمائی کے خطوط متعین کرنے میں کامیاب ہوں گے اور ہم سب مل کر اپنی دینی وقومی ذمہ داریوں سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ☆